اللہ تعالیٰ کے قُرب ومحبت کا ذریعہ بننے والی

شب وروز کی نفل نمازیں

فضائل - اوقات - رکعات - احکام

مؤلف

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

مزید معلومات کے لیے رابطہ کرسکتے ہیں:

مبین الرحمٰن —— +92 336 2579499

محمد اسماعیل —— +92 314 2066201

نفل نمازاللہ تعالیٰ کے قُرب کا بہت بڑا ذریعہ اور اس کی محبت کا حق ہے۔اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت کرنے لگتا ہے اوراس کی دعائیں قبول کرتا ہے۔احادیثِ مبارکہ میں نفل نماز کے بڑے فضائل بیان کیے گئے ہیں،جس کا تقاضا یہ ہے کہ مؤمن کی زندگی میں نوافل کا بھی غیر معمولی حصہ ہونا چاہیے،البتہ ہرمؤمن کو چاہیے کہ وہ ان نوافل سے متعلق مسائل کا بھی علم حاصل کرے تا کہ وہ ٹھیک طریقے سے ان کوادا کرسکے اوران سے متعلق ہرقسم کی غلطی سے محفوظ ہوسکے۔ذیل میں شب وروز کے متعدد نوافل،ان کے فضائل اوراہم مسائل بیان کیے جاتے ہیں۔

نفل نماز کی فضیلت:

1:حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ''قیامت کے دن سب سے پہلے بندہ کے اعمال میں سے اس کی نماز کا حساب کیا جائے گا،اگرنمازدرست نکلی تو وہ کامیاب ہوگا اور نجات پائے گا،لیکن اگر نماز خراب نکلی تو وہ شخص ناکام ہوگا اور نقصان اٹھائے گا۔پھراگراس کی فرض نماز میں کوئی کمی کوتاہی نکل آئے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو کہ میرے بندے کی کوئی سنت یا نفل نماز بھی ہے یا نہیں؟ تا کہ اس کے ذریعے اس کی فرض نماز کی کمی کو پورا کیا جاسکے۔پھرتمام اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا۔''
(سنن الترمذی حدیث:413)

2:حدیثِ قُدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ''میرا بندہ جس قدرفرائض کی ادائیگی کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرسکتا ہے ان سے زیادہ کسی اور چیز کے ذریعے حاصل نہیں کرسکتا۔اور بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں،پھراگروہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اس کوعطا کرتا ہوں اوراگردعا کرتا ہے تو اسے قبول کرتا ہوں۔(مسنداحمد حدیث:26193)

شب وروز کے نوافل اوران کے فضائل واحکام

اِشراق کی نماز کے فضائل واحکام:

1:حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ''جس شخص نے فجر کی نمازادا کی،پھراسی جگہ بیٹھا رہا،یہاں تک کہ(سورج طلوع ہوجانے کے بعد نفل)نماز پڑھنے کا وقت ہوگیا(اوراس نے نفل نمازادا کی)تو اس کوایک مقبول حج اورعمرے کا اجر ملے گا۔''
(المعجم الاوسط للطبرانی حدیث:5602)

اس حدیث سے جہاں فجر کی نماز کے بعد سے لے کرسورج نکلنے تک ذکروعبادت میں مشغول رہنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے تو وہاں سورج نکلنے کے بعداشراق کی نمازادا کرنے کی بھی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے،اس لیے افضل تو یہی ہے کہ فجرادا کرنے کے بعداشراق تک ذکروعبادت میں مشغول ہوجائے اورسورج نکلنے پراشراق کی نمازادا کی جائے،لیکن اگرکوئی شخص اپنے کام کاج یادیگرمصروفیات کے باعث ذکروعبادت میں مشغول نہیں رہ سکتا تو وہ بھی سورج نکلنے کے بعداشراق کی نمازادا کرکے یہ فضیلت حاصل کرسکتا ہے۔(احکامِ اعتکاف،نفل وسنت نمازوں کے فضائل واحکام ازمفتی رضوان صاحب)

وقت: جب سورج طلوع ہوجائے تو اشراق کی نماز کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور یہی اس کا افضل وقت ہے،البتہ اشراق کی نماز سورج نکلنے کے بعد سے لے کردوپہر کوزوال سے پہلے تک کسی بھی وقت ادا کی جاسکتی ہے۔
(ردالمحتار،الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ،نفل وسنت نمازوں کے فضائل واحکام ازمفتی رضوان صاحب)

رکعات: اشراق کی نماز کی کم از کم دو رکعات ہیں۔ (ردالمحتار، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی)

چاشت کی نماز کے فضائل و احکام:

1: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہر صبح تمہارے (جسم کے) ہر جوڑ کے بدلے تم پر صدقہ واجب ہے۔ اور ہر تسبیح (یعنی سبحان اللہ) صدقہ ہے، ہر تحمید (یعنی الحمدللہ) صدقہ ہے، ہر تہلیل (یعنی لا الٰہ الا اللہ) صدقہ ہے، ہر تکبیر (یعنی اللہ اکبر) صدقہ ہے، اور امر بالمعروف صدقہ ہے، اور نہی عن المنکر صدقہ ہے۔ اور اس (ہر جوڑ کے صدقے) کے بدلے چاشت کی دو رکعت نماز کافی ہے۔'' (صحیح مسلم حدیث:720)

2: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''انسان کے جسم میں 360 جوڑ ہیں، اور انسان پر ہر جوڑ کے بدلے صدقہ واجب ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! اس (ہر جوڑ کے بدلے صدقہ دینے) کی طاقت کون رکھتا ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا مسجد میں (تھوکے گئے) بلغم کو دفن کر دینا اور راستے سے کوئی تکلیف دینے والی چیز ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو چاشت کی دو رکعات نماز پڑھنا اس صدقہ کی طرف سے کافی ہے۔'' (سنن ابی داود حدیث 5242)

ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جسم میں جتنے بھی جوڑ عطا فرمائے ہیں تو بطورِ شکر ہر جوڑ کے بدلے صدقہ دینا واجب ہے، لیکن ظاہر ہے کہ ہر روز ہر جوڑ کے بدلے صدقہ دینے کی طاقت کون رکھ سکتا ہے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد نیک اعمال شمار کر کے یہ بیان فرمایا کہ یہ اور ان جیسے دیگر نیک اعمال بھی صدقہ ہی کہلاتے ہیں، جو شخص یہ نیک اعمال بجا لاتا ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کے بدلے صدقہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں، لیکن چونکہ اس قدر نیک اعمال کرنا بھی ہر ایک کے لیے مشکل ہوا کرتا ہے تو امت پر شفقت کرتے ہوئے یوں فرمایا کہ ان تمام جوڑوں کے صدقے کے بدلے چاشت کی نماز کافی ہے کہ جس سے ان نعمتوں کا شکر ادا ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم

3: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس نے چار رکعات چاشت کی نماز ادا کی تو اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث:4753)

رکعات: چاشت کی کم از کم دو رکعات ہیں، البتہ اگر کوئی شخص چار، چھ، آٹھ یا بارہ رکعات پڑھنا چاہے تو زیادہ فضیلت کی بات ہے۔
(البحر الرائق، عالمگیری، الموسوعۃ الفقہیۃ، احکامِ اعتکاف)

وقت: چاشت کی نماز سورج طلوع ہونے سے لے کر زوال سے پہلے تک کسی بھی وقت ادا کی جا سکتی ہے البتہ اس کا افضل وقت دن کا چوتھائی حصہ گزر جانے کے بعد ہے کہ سورج طلوع ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے تک جتنا بھی وقت ہے اس کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو اس کا پہلا چوتھائی حصہ جب گزر جائے تو یہ چاشت کا افضل وقت ہے۔
(البحر الرائق، عالمگیری، نفل وسنت نمازوں کے فضائل واحکام از مفتی رضوان صاحب)

اوّابین کی نماز کے فضائل و احکام:

1: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں تو اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث:7245)

2: ایک اور روایت میں ہے کہ ''جو شخص مغرب کی بعد چھ رکعات اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بُری بات زبان

سے نہ نکالے تو یہ چھ رکعات اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی۔‘‘ یہ روایت ضعیف ہے لیکن بعض اہلِ علم کے نزدیک فضائل میں قبول کی جاسکتی ہے۔(سنن الترمذی حدیث:435،مرقاۃ المفاتیح وغیرہ)

وقت: اوبین کی نماز کا وقت مغرب سے لے کر عشا تک ہے۔(الموسوعۃ الفقہیۃ،احکامِ اعتکاف)

رکعات: اوابین کی نماز کی کم از کم چھ رکعات اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ مغرب کی سنتوں کے علاوہ چھ یا بیس رکعات ادا کی جائیں، لیکن اگر کوئی شخص دو رکعت سنت کو بھی شمار کرلے تو اس کو بھی یہ فضیلت حاصل ہوجائے گی۔
(ردالمحتار،الموسوعۃ الفقہیۃ،احکامِ اعتکاف)

تہجد کے فضائل واحکام:

1: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے خاص اور مقبول بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ ’’یہ اپنے رب کے سامنے سجود وقیام میں راتیں گزارتے ہیں۔‘‘(سورۃ الفرقان آیت:46)

2: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ’’فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔‘‘(صحیح مسلم حدیث1163)

3: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم رات کی نماز کا اہتمام کیا کرو، کیوں کہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے، اور یہ تمہارے لیے رب کی طرف سے گناہوں کی معافی اور گناہ سے روکنے کا ذریعہ ہے۔(مستدرک حاکم حدیث1156)

وقت: ویسے تو عشا کی نماز کے بعد سے لے کر صبح صادق ہونے تک کسی بھی وقت تہجد کی نماز ادا کی جاسکتی ہے، لیکن تہجد کا افضل وقت رات کا آخری تہائی حصہ ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ سورج غروب ہونے سے لے کر صبح صادق تک رات کا جتنا بھی وقت ہے اس کو تین حصے کردیا جائے تو آخری تیسرا حصہ اس کے لیے بہترین وقت ہے۔

رکعات: تہجد کی کم از کم دو رکعات ہیں، اور زیادہ سے زیادہ جس قدر بھی توفیق ہوجائے تو فضیلت کی بات ہے، البتہ متعدد اہلِ علم نے زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات کو افضل قرار دیا ہے۔(ردالمحتار،فتاویٰ محمودیہ،احکامِ اعتکاف)

تحیۃ الوضو کے فضائل واحکام:

یہ وضو یا غسل کرنے کے بعد ادا کی جانے والی نفل نماز ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے، ملاحظہ فرمائیں:

1: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے (سنت کے مطابق) اچھی طرح وضو کیا، پھر دو رکعات نماز ادا کی، جس میں اپنے دل اور چہرے کے ساتھ متوجہ رہا (کہ نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کی) تو اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔(سنن النسائی حدیث:151)

2: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اے بلال! کس چیز کی وجہ سے آپ جنت میں مجھ سے آگے تھے؟ میں جنت میں جب بھی داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے آپ (کے قدموں) کی آہٹ سنی۔ میں رات کو (بھی خواب میں) جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے آپ کی آہٹ سنی۔ تو حضرت بلال نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے جب بھی اذان دی تو (اس کے بعد) دو رکعات (نفل نماز) پڑھی، اور میرا جب بھی وضو ٹوٹا تو میں نے وضو کیا اور میں نے یہ سمجھا کہ اللہ کے لیے مجھ پر دو رکعتیں ہیں، تو میں نے (وضو کے بعد) دو رکعات ادا کیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہی اعمال کی وجہ سے (تو آپ کو یہ مقام حاصل ہوا ہے)۔(شرح السنۃ للبغوی حدیث:2101)

رکعات: تحیۃ الوضو کی دو رکعات ہیں۔ (ردالمحتار)

وقت: جب بھی وضو یا غسل کیا جائے اور مکروہ وقت نہ ہو تو یہ نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: بہتر یہی ہے کہ وضو یا غسل کرنے کے بعد جتنی جلدی ہو سکے تحیۃ الوضو ادا کر لی جائے البتہ اگر کسی وجہ سے تاخیر ہو جائے تب بھی یہ نماز ادا کرنا درست ہے۔ (درمختار، مراقی الفلاح)

مسئلہ: تحیۃ الوضو کو مستقل طور پر الگ سے ادا کرنا زیادہ بہتر ہے، لیکن اگر فرصت نہ ہونے یا کسی اور وجہ سے فرض، سنت یا تحیۃ المسجد کے ساتھ اس کی بھی نیت کر لی جائے تب بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار، احکامِ اعتکاف)

تحیۃ المسجد کے فضائل واحکام:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کر لے۔ (صحیح بخاری حدیث:444)

رکعات: تحیۃ المسجد کی دو رکعات ہیں۔ (ردالمحتار، الموسوعۃ الفقہیۃ)

وقت: جب بھی مسجد میں داخلہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعات نفل تحیۃ المسجد کی نیت سے ادا کر لی جائیں، البتہ اگر کوئی شخص بیٹھ جائے تو وہ بھی یہ نفل ادا کر کے فضیلت حاصل کر سکتا ہے۔ (ردالمحتار، الموسوعۃ الفقہیۃ)

مسئلہ: مکروہ اوقات میں یہ نفل ادا کرنا جائز نہیں، اس لیے اگر کوئی شخص کسی مکروہ وقت کے دوران مسجد میں داخل ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ نفل کی بجائے ذکر و تسبیحات میں مشغول ہو جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: افضل تو یہ ہے کہ تحیۃ المسجد مستقل طور پر ادا کی جائے، لیکن اگر کسی شخص نے مسجد میں داخل ہو جانے کے بعد فرض، سنت یا تحیۃ الوضو شروع کر لی اور اسی میں تحیۃ المسجد کی بھی نیت کر لی تب بھی تحیۃ المسجد ادا ہو جائے گی۔ (ردالمحتار، الموسوعۃ الفقہیۃ)

مسئلہ: اگر کسی شخص کا بار بار مسجد میں آنا جانا رہتا ہو تو وہ اگر ایک ہی بار تحیۃ المسجد ادا کر لے تب بھی کافی ہے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ)

نفل نمازوں سے متعلق اہم مسائل

نفل نماز کی شرعی حیثیت:

دین اسلام میں نفل نماز کی بڑی اہمیت اور فضیلت ہے، جس کا اندازہ اوپر بیان کیے گئے فضائل سے بخوبی ہو جاتا ہے، البتہ یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ شریعت نے ہر عمل کی ایک خاص حیثیت مقرر فرمائی ہے، اس عمل کو اس کی مقرر کردہ حیثیت سے آگے بڑھانا بھی غیر شرعی بات ہے اور اس کو اس حیثیت سے نیچے گرانا بھی شریعت کے خلاف ہے، بلکہ ہر عمل کو اسی کی حیثیت اور درجے پر رکھتے ہوئے عمل کرنا چاہیے اور اسی حیثیت کے ساتھ اس کی ترغیب دینی چاہیے، جیسے اگر کوئی عمل مستحب ہے تو مستحب کا معنی یہ ہوا کرتا ہے کہ اس کے کرنے میں ثواب ہے لیکن اس کو نہ کرنے میں گناہ نہیں، گویا کہ اس کو چھوڑنا بھی جائز ہے۔ اب اگر کوئی شخص اسی مستحب عمل کو ضروری سمجھنا شروع کر دے تو ظاہر ہے کہ یہ دین میں اپنی طرف سے زیادتی ہے کیوں کہ جس عمل کو شریعت نے ضروری قرار نہیں دیا تو ہم اپنی طرف سے اس کو کس بنیاد پر ضروری قرار دے سکتے ہیں، اس لیے مستحب عمل کو ضروری سمجھنا اور نہ کرنے والوں کو ملامت کرنا شریعت کے خلاف اور ایک مستحب کام کو اس کی

حیثیت سے آگے بڑھانا ہے، اس سے ان حضرات کی غلطی بھی معلوم ہو جاتی ہے کہ جو فرائض، واجبات اور سنتوں سے زیادہ نفل کا اہتمام کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اسی مستحب عمل کو کسی قسم کی کوئی اہمیت ہی نہ دے بلکہ غیر اہم قرار دے تو ظاہر ہے کہ یہ بھی تو دین کا تقاضا نہیں ہو سکتا کیوں کہ اس کی اپنی ذات میں ایک حیثیت اور اہمیت ہے۔ اس تفصیل کے بعد سمجھیں کہ نفل نماز اپنی ذات میں بڑی اہمیت رکھتی ہے لیکن اس کا درجہ شریعت میں مستحب کا ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مؤمن کو چاہیے کہ اس کے معمولات میں نفل کا بھی غیر معمولی حصہ ہو، لیکن اس کو ضروری نہ سمجھا جائے اور نا ہی نہ پڑھنے والوں کو ملامت کی جائے۔ اس لیے افراط و تفریط سے بچتے ہوئے نفل نماز کا اہتمام ہونا چاہیے۔

نفل نماز کی عادت بنا لینے کی فضیلت واہمیت:

1: اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نیکی بڑی ہی محبوب ہوتی ہے جس کو معمول بنایا جائے کہ حتی الامکان کوشش یہی کی جائے کہ اس میں ناغہ نہ ہو۔ چند دن نفل نماز کی کثرت کر کے ہمت ہار جانے سے بہتر یہ ہے کہ اتنے مقدار میں نوافل کا معمول بنایا جائے جس پر ہمیشگی کی جا سکے، کیوں کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی ہو اگرچہ وہ مقدار میں کم ہی کیوں نہ ہو۔ نیک عمل پر جب دوام اختیار کیا جائے تو اس سے روحانیت میں ترقی ہوتی رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قُرب میسر آنے لگتا ہے اور اس کے بڑے ہی برکات ہیں۔ (مسند احمد حدیث:24402، صحیح بخاری حدیث:1225)

2: جب مسلمان شب و روز کے ان نوافل کو معمول بنا لیتا ہے، پھر اگر کبھی کسی عذر کی وجہ سے کسی وقت کے نوافل رہ جائیں تو ان کی تلافی بھی کرنی چاہیے جیسا کہ احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی اور وقت میں اتنی ہی مقدار میں نفل نماز ادا کر لی جائے تا کہ ناغہ نہ ہو بلکہ عادت اور معمول برقرار رہے۔ (صحیح مسلم حدیث:141، سنن النسائی حدیث:1789)

نفل نماز کس وقت پڑھنا جائز ہے؟

عام نفل نماز کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں بلکہ یہ کسی بھی وقت ادا کی جا سکتی ہے، البتہ تین اوقات ایسے ہیں کہ جن میں نفل پڑھنا جائز نہیں:

1: صبح صادق یعنی فجر کی نماز کا وقت داخل ہونے سے لے کر سورج نکلنے تک۔

2: دوپہر کو زوال کے وقت، یہ وقت احتیاطاً دس منٹ تک رہتا ہے۔

3: عصر کی نماز سے لے کر مغرب تک۔ (رد المحتار، عالمگیری)

زوال کا مفہوم: زوال ٹھیک دوپہر کا وقت ہوتا ہے، جس کی حقیقت یہ ہے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد سے لے کر سورج ڈوبنے تک پورے دن کا جتنا بھی وقت ہے اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو جو وقت ان دونوں کے بالکل درمیان میں ہو اس کو زوال کا وقت کہتے ہیں، اس وقت کو شریعت نے مکروہ قرار دیا ہے۔ یہ وقت بہت مختصر سا ہوتا ہے البتہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اوقاتِ نماز کے نقشوں میں زوال کا جو وقت لکھا ہوا ہوتا ہے اس سے چند منٹ پہلے اور چند منٹ بعد نماز نہ پڑھی جائے، البتہ بعض حضرات نے سہولت کی خاطر پانچ منٹ پہلے اور پانچ منٹ بعد تک احتیاط کرنے کی ترغیب دی ہے۔

(جامع الترمذی حدیث:1030، آپ کے مسائل اور ان کا حل، نفل اور سنت نمازوں کے فضائل اور احکام از مفتی محمد رضوان صاحب)

مسئلہ: خطبے کے دوران بھی نفل نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ (رد المحتار)

مسئلہ: اگر کوئی شخص رات کو نفل نماز ادا کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ وتر سے پہلے ہی ادا کرلے، لیکن اگر کسی نے وتر کے بعد نفل نماز ادا کرلی تب بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: مغرب کی نماز سے متعلق شریعت کا مزاج یہ ہے کہ وقت داخل ہوجانے کے بعد جس قدر جلدی ہوسکے اس کو ادا کرلیا جائے، اس لیے مغرب کی نماز کا وقت داخل ہوجانے کے بعد یا مغرب کی اذان ہوجانے کے بعد نفل پڑھنے کے لیے باقاعدہ وقت مقرر کرنا مناسب نہیں، اور نا ہی یہ سنت کا تقاضا ہے، البتہ جن مساجد میں اذان اور اقامت کے درمیان دو تین منٹ کا وقفہ دیا جاتا ہو اور وہاں کوئی شخص جلدی سے جماعت کھڑی ہونے سے پہلے نفل ادا کرلیتا ہے تو اس کی گنجائش ہے لیکن کوشش کی جائے کہ نہ تو نفل کی وجہ سے جماعت میں تاخیر ہو، نہ جماعت کھڑی ہونے میں خلل آئے، اور جماعت کھڑی ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکمل کرلی جائے۔ (مسند البزار حدیث: 2244، فیض القدیر حدیث: 9613، اعلاء السنن)

مسئلہ: خطبے کے دوران بھی نفل نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید کی نماز سے پہلے کوئی بھی نفل نماز (چاہے اشراق ہو، چاشت ہو یا عام نفل نماز) ادا کرنا جائز نہیں، چاہے گھر میں ہو، مسجد میں ہو یا عید گاہ میں، البتہ عید کی نماز ادا کرلینے کے بعد مسجد یا عید گاہ میں تو نفل نماز ادا کرنا جائز نہیں، لیکن گھر آکر یا کہیں اور نفل نماز ادا کرنا جائز ہے چاہے اشراق ہو، چاشت ہو یا عام نفل نماز۔ (ردالمحتار)

نفل نماز کے لیے نیت کے مسائل:

1: نماز چاہے فرض ہو، سنت ہو یا نفل اس کے لیے نیت کرنا فرض ہے۔ البتہ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ نیت درحقیقت دل کے ارادے اور عزم کا نام ہے، اس لیے دل میں نیت کرلینا کافی ہے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں البتہ اگر کوئی زبان سے بھی نیت کرلے تب بھی درست ہے۔ اور کوشش یہ کرے کہ نیت طویل نہ ہو بلکہ مختصر سی ہو، جیسے نفل نماز کی نیت یوں کرے: میں دو رکعت نفل ادا کرتا ہوں، یا: میں دو رکعت اشراق کی نماز ادا کرتا ہوں، یا: میں دو رکعت اوابین کی نماز ادا کرتا ہوں، یا: میں دو رکعت تحیۃ الوضو کی نماز ادا کرتا ہوں۔ واضح رہے کہ اگر کسی کو زبان سے نیت کرنے میں مشکل پیش آتی ہو تو دل ہی دل میں نیت کرلیا کرے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

نفل نماز کی رکعتوں میں سورت ملانے کا حکم:

1: نفل نماز کی ہر رکعت میں سورتِ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ یا تو کوئی بھی سورت ملا لی جائے، یا کم از کم تین چھوٹی آیتیں، یا ایک یا دو ایسی آیات جو تیس حروف کے برابر ہوں وہ ملا لی جائیں۔ یہ تو کم از کم مقدار ہے، جس سے نماز درست ہوسکے گی، لیکن ہر مؤمن کو حسبِ طاقت زیادہ سے زیادہ سورتیں یاد ہونی چاہییں تاکہ وہ نمازوں میں صرف مختصر قرأت پر اکتفا نہ کرے بلکہ ذرا طویل قرأت کا لطف بھی اٹھائے۔ (ردالمحتار)

2: نفل نماز کے لیے شریعت نے کوئی خاص سورتیں لازم قرار نہیں دی ہیں بلکہ اس میں کوئی بھی سورت پڑھی جاسکتی ہے۔ (ردالمحتار)

بیٹھ کر نفل نماز ادا کرنے کا حکم:

1: نفل نماز بیٹھ کر ادا کرنا بھی جائز ہے البتہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو بیٹھ کر نفل پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے، لیکن اگر عذر کی وجہ سے

بیٹھ کرنماز ادا کرلی جائے تو ایسی صورت میں پورا ہی ثواب ملتا ہے۔(صحیح بخاری حدیث:1116، ردالمحتار)

2: نفل نماز کھڑے ہوکر شروع کرنے کے بعد اگر کوئی شخص بیٹھنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے، البتہ بلا عذر بیٹھنے سے اجر آدھا ملتا ہے۔(ردالمحتار)

نفل نماز میں سجدہ سہو کا حکم اور اس کا طریقہ:

نفل کی نماز میں اگر کوئی ایسی غلطی ہوجائے کہ جس سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہو تو اس میں بھی سجدہ سہو کرنا ضروری ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں تشہد پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیرا جائے پھر اس کے بعد دو سجدے کیے جائیں، پھر التحیات سے شروع کرکے آخر تک پڑھ کر سلام پھیر لیا جائے۔(ردالمحتار)

دو رکعات نفل ادا کرنے کا طریقہ:

دو رکعات نفل نماز ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں پہلے ثنا یعنی: **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ** پڑھے، پھر تعوُّذ یعنی: **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ** اور پھر تسمیہ یعنی: **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھے، پھر سورتِ فاتحہ اور پھر اس کے بعد کوئی سورت پڑھ کر رکوع کرلے۔ سجدے سے اٹھنے کے بعد جب دوسری رکعت کے لیے اٹھ کھڑا ہو تو دوسری رکعت میں پہلے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھے، پھر فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع کرلے۔ دوسری رکعت ادا کرکے قعدہ میں بیٹھ جائے اور التحیات سے شروع کرکے آخر تک پڑھ کر سلام پھیر دے۔

نفل نماز ایک ہی سلام کے ساتھ کتنی رکعات ادا کی جاسکتی ہے؟

1: نفل نماز دو رکعات ادا کرنا بھی جائز ہے، اور ایک ہی سلام کے ساتھ چار رکعات بھی جائز ہے۔(ردالمحتار، فتاویٰ محمودیہ)

2: اگر کسی شخص نے چار رکعات نفل نماز میں دوسری رکعات کے قعدے میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعا بھی پڑھ لی تو یہ بھی جائز ہے اور اس سے سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہوتا۔ اسی طرح تیسری رکعت کے شروع میں اگر بسم اللہ سے پہلے ثنا اور اعوذ باللہ بھی پڑھ لی تب بھی جائز ہے۔(ردالمحتار مع الدرالمختار، البحر الرائق)

3: اگر کوئی شخص دو رکعات نفل نماز شروع کرنے کے بعد چار رکعات ادا کرلے تب بھی جائز ہے، اسی طرح چار رکعات نفل کی نیت کرکے نماز شروع کرلی پھر دو رکعات پر سلام پھیر لیا تو یہ بھی درست ہے، ایسی صورت میں اس کے ذمے باقی دو رکعات کی قضا بھی نہیں۔(ردالمحتار، فتاویٰ محمودیہ)

نفل نماز شروع کرکے توڑ دینے کا حکم:

اگر کسی نے نفل نماز شروع کرنے کے بعد کسی وجہ سے توڑ دی یا وہ خود فاسد ہوگئی تو اس نفل کی قضا ادا کرنا ضروری ہے۔ (ردالمحتار)

نفل نماز کے ایصالِ ثواب کا حکم:

نفل نماز ادا کرکے کسی مسلمان کو ایصالِ ثواب کرنا بھی درست ہے چاہے وہ زندہ ہو یا فوت ہوچکا ہو۔(ردالمحتار)